http://www.eeqaz.com مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں

اخبار و آراء

جمع و ترتیب: مریم عزیز

''پر بل نہیں گیا''!!

دیرینہ امریکی معاشی زوال کی کس کو خبر نہیں...اور پچھلے آٹھ سال سے افغانستان کی سرزمین پر امریکہ انتہائی رُسوا کُن انداز میں چوٹوں پر چوٹیں کھا رہا ہے۔ ہم سمیت سارے 'غمخوار' جانتے ہیں کہ حالات کتنے خراب ہیں، آگے کھائی ہے تو پیچھے کنواں! پھر بھی معاملہ یہ ہے کہ ''رسی جل گئی پر بل نہیں گیا'' کیونکہ امریکی توسیع پسند عزائم فی الحال جوبن پر ہی ہیں! اگر صرف ہم شکایت کریں تو شاید لوگ 'تعصب' کا نام دیں..مگر اعتراض تو وہ بھی کر رہے ہیں جو بظاہر امریکہ کے ہم نوالہ و پیالہ رہتے آئے ہیں۔ برطانوی روزنامہ گارڈین کے سائمن ٹِسڈال نے دنیا بھر میں امریکی سفارتخانوں کو، بوجوہ تعمیر و توسیعِ نو، ''صلیبی قلعے'' قرار دیا ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا امریکی سفارتخانہ نما قلعہ یا قلعہ نما سفارتخانہ جہاں بغداد میں ہے اور دوسرے مسلم ممالک میں بھی دھڑا دھڑ قائم کیا جا رہا ہے، وہیں غیر مسلم ممالک بھی اب اس 'اعزاز' سے محروم نہیں رہے۔ دنیا میں دوسرا بڑا امریکی سفارتخانہ بیجنگ، چین میں ہے۔ باقی ایسے ممالک لندن، روم، جرمنی، نکاراگوا، بولیویا وغیرہ ہیں۔ دیکھنے میں یہ قلعے بد ہیئتی کا نمونہ ہیں! اور یہ ماہرین تعمیرات کے بھی تاثرات ہیں۔ظاہر ہے جب مقصد 'سفارت' نہ ہو بلکہ ''قبضہ''، ''دھونس'' اور ''بدمعاشی'' پھیلانا ہو تو پھر ذوق تعمیر میں تصرف کی بجائے اسلحے اور خندقوں میں پیسہ اور زور لگایا جاتا ہے۔تماشائے اہل کرم دیکھئے ادھر امریکی عوام بھوک اور افلاس کا دن بہ دن شکار ہوتی جا رہی ہے اور دوسری جانب انکل سام وہی رقم دنیا کی مزید تباہی میں جھونکے جا رہا ہے....لگاتے جایئے جناب...لامحدود خزانے تو صرف اللہ ہی کے ہیں!!

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آ گہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

http://www.eeqaz.com مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں

سرمایہ داری کا ماحولیاتی پہلو: بنگلہ دیش کی استدعا

قارئین کرام ، اس پہلو کو سمجھنے کیلئے ذرا تفصیل میں جاتے ہیں۔مغربی ممالک میں consumerism کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے اور یہ تمام معاشی ترقی کی شہ رگ تصور کی جاتی ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ حکومت اور کمپنیاں عوام کو مزید سے مزید تر ''خریدنے'' پر آمادہ کرتے رہیں،ان پر اپنی اشیائے صرف بیچتے رہیں چاہے اس کی ضرورت بالکل بھی نہ ہو۔ان کو تعیش اور آسائش کا عادی بنایا جائے اور اگر یہ سب خریدنے کے لئے ان کے پاس سرمایہ نہ ہو تو ان کو قرض پر یہ چیزیں حاصل کرنے پر اکسایا جائے۔ظاہر ہے تاجر، بینکار اور کریڈٹ کارڈ کمپنیاں اتنے نیک دل تو نہیں کہ یہ رقم قرض حسنہ کے طور پر دیتے رہیں! سود لیا جاتا ہے۔مگر موضوع فی الحال سود نہیں۔موضوع ہے consumerism کی اصطلاح۔معیشت دان consumerism کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ اس نظام میں جتنا صارف خریدے گا اتنی خرید کی گئی اشیاء کی طلب بڑھے گی اور طلب کے ساتھ پیداوار بڑھے گی اور معیشت کو ترقی ملے گی۔مگر چالاک صنعت کار یوں کرتا ہے کہ مصنوعات پائیدار نہیں بناتا اور 'فیشن' کو رواج دے کر مارکیٹ میں نئی سے نئی مصنوعات لا کر صارف میں از خود مصنوعی طلب پیدا کرتا ہے اور یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ نیا ماڈل خریدنے میں ہی 'عافیت' ہے!اشتہارات کی بھرمار سے متاثر صارفین معمولی استعمال کے بعد،اشیاء ردی میں پھینک دیتے ہیں اور 'نئے ماڈل' خرید لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کے ضیاع کا سلسلہ یوں جاری و ساری رہتا ہے...اس ساری صورتحال نے رفتہ رفتہ زمین کے محدود وسائل کو کھانا شروع کر دیا۔اور زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک اپنی اس ہوس میں تیسری دنیا کے وسائل پر بھی غاصب ہو کر ان کو کھانے لگے۔اس تمام چیر پھاڑ اور کھدائیوں کے ماحولیاتی اثرات براہ راست تیسری دنیا پر پڑے اور بے طرح پڑے۔آندھیوں اور سیلابوں کی کثرت، زمین کا کٹاؤ اور سطح سمندر کی مسلسل بلندی تو چند مثالیں ہیں۔آجکل کی ماحولیاتی بحثیں کسے معلوم نہیں...گارڈین کی ایسی ہی ایک خبر میں بنگلہ دیش کے سب سے جہاندیدہ وزیر عبدالمال عبدالمحیث نے موسمیاتی اجلاس کے پس منظر میں ترقی یافتہ ممالک کو پیغام دیا کہ اگلے چالیس سالوں میں دو کروڑ بنگلہ دیشی سطح سمندر ایک میٹر بڑھ جانے سے اپنے علاقوں سے کوچ کر جانے پر مجبور ہو جائیں گے اور ماحولیاتی تباہی کے ذمہ دار ممالک کو ان ''موسمیات گزیدہ مہاجرین'' کیلئے بھی سیاسی پناہ گزینوں کی طرح اپنے دروازے کھول دینے چاہئیں کہ بنگلہ دیش پہلے ہی دنیا کا گنجان آباد ترین ملک ہے اور مزید کا متحمل

مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں http://www.eeqaz.com

نہیں۔ بنگلہ دیش اس مخمصے میں اکیلا نہیں، دنیا کی ڈیڑھ ارب آبادی ساحلی علاقوں میں رہائش پذیر ہے!!.. بات تو سولہ آنے ہے! آئی پی سی سی (Intergovernmental Panel on Climate Change) کے چیئر مین رجیندرا پچوری کے مطابق "اگر آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ممالک ماحولیاتی تباہی کے ذمہ دار نہیں تو پھر یقیناً آپ کو اِن موسمیاتی مہاجرین کی رہائش کیلئے جگہ فراہم کرنا ہوگی۔"

دنیا میں سب سے بڑا ذبیحہ تہوار... نیپال میں

ایک مختصر خبر... نیپال دنیا کی واحد ہندو ریاست ہے۔ ۲۵ نومبر ۰۹ء کو یہاں پر دنیا کا سب سے بڑا ذبیحہ تہوار، تمام احتجاجوں کے باوجود، منعقد ہو کر رہا!... جی آپ نے صحیح پڑھا "ذبیحہ" یا دوسرے الفاظ میں قربانی یا "بلی" کہہ لیجئے۔ مختلف ذرائع کے مطابق ڈھائی تین لاکھ سے پانچ لاکھ تک جانوروں کی قربانی دی گئی۔۔۔ 'طاقت' کی دیوی "گدھی مائی" کے نام پر!! نام پڑھ کر ہنسیے مت، کہیں کسی کے مذہبی جذبات 'مجروح' نہ کر بیٹھیں!۔ (....کیونکہ مذہبی جذبات مجروح ہونے کے "حقوق" آج کل صرف مسلمانوں کے نام محفوظ ٹھہرائے گئے ہیں!)... ہندو تہوار اور وہ بھی سب سے بڑی قربانی کا؟... کیا وجہ ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی نام نہاد سیکولر ریاست انڈیا میں مسلمانوں پر گائے کی قربانی کے دروازے قریب قریب بند کر رکھے گئے ہیں؟!

کھنڈر بنتے امریکی شہر

نیوز ویک کے ایک نئے مضمون کے مطابق امریکی شہر اپنی آبادی کھوتے جا رہے ہیں۔ گارڈین اور نیوز ویک کے مطابق ان شہروں کی تعداد ایک یا دو درجن بھی نہیں بلکہ پچاس ہے! اور یہ تعداد شائد کم نہ ہو بلکہ بعید نہیں بڑھتی ہی جائے۔ معاشی ٹوٹ پھوٹ نے مقامی کمپنیاں تباہ کیں جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان شہروں میں نوکریاں ختم ہوتی چلی گئیں۔ جوان روزگار کی تلاش میں شہروں سے نکلتے گئے اور جو بوڑھے رہ گئے وہ آہستہ آہستہ اپنی زندگی کی معیاد پوری کر کے اپنے پیچھے خالی گھر چھوڑتے گئے۔ زمین کی قیمت نتیجتاً گرتی گئی۔ یوں وہ کبھی پھلتے پھولتے شہر ویرانوں اور کھنڈرات کا سماں دینے لگے انتظامیہ کیلئے خالی ہوتے بڑے شہر مالی لحاظ سے سنبھالنا مشکل ہوتا گیا چنانچہ ایک نئی ترکیب ایجاد کی گئی۔ "ڈاون سائزنگ" یا "شرنک ٹو سروائیو"! لوگ اس اصطلاح سے خوش نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ مات کھائی ذہنیت کی نشانی ہے۔ آسان

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

الفاظ میں فیصلہ یہ کیا گیا کہ بلڈوزروں کے ذریعے خالی علاقوں کو ملیا میٹ کرکے ان شہروں کو 'سمیٹ' دیا جائے اور ملیا میٹ شدہ علاقے گھاس اگا کر ''قدرت'' کو واپس کیے جائیں!! اس امریکی المیے پر گارڈین اور ٹیلی گراف دونوں نے مضمون لکھے ہیں۔ امریکی ہوس مزید سے مزید پھیلاؤ کی ہے مگر بصد مجبوری یہ تمام شہر 'اینٹی امریکن' طریقہ کار یعنی ''سکڑاؤ'' پر مجبور ہیں۔ ایسے ہی ایک شہر پٹسبرگ کے اربن ری ڈیویلوپمنٹ اتھارٹی کے ایگزیکیٹیو ڈائریکٹر راب سٹیفنی کہتے ہیں کہ زیادہ تر وہ اس بات کو موضوع بناتے بھی نہیں کہ ان کے پاس مناسب الفاظ ہی نہیں کہ وہ اس سکڑاؤ کو کیا نام دیں؟ ''رائٹ سائزنگ'' یا یہ کہ یہ ایک حقیقت بن چکی ہے کہ ۴۰ء کی دہائی جیسی ترقی اب ممکن نہیں رہی اور پھیلنے پھولنے کی بجائے اب سمٹنا ہی سمٹنا ہے!.... نجانے کیوں اس موقع پر قرآن کی وہ آیات ہمیں بار بار یاد آرہی ہیں جن میں اللہ عزوجل نے سرکش قوموں کو ملیا میٹ کردینے کا بارہا ذکر کیا ہے۔ اللہ اکبر! اللہ کی گرفت سے کون بچ سکتا ہے۔

''یاجوج ماجوج'' کے خلاف 'محاذ آرا' جارج ڈبلیو بش!!

بات کچھ پرانی ہے مگر سامنے اب آئی ہے۔ ۲۰۰۳ء میں جب جارج بش اور ٹونی بلیئر عراق جنگ کیلئے دیوانہ وار حمایتیں اکٹھی کرتے پھر رہے تھے تو جو 'زبردست عقلی دلیل' جارج بش نے فرانس کے اُس وقت کے صدر ژاک شیراک کو دی، وہ یہ تھی کہ خدا نے جارج بش کو مشرق وسطیٰ میں موجود 'یاجوج اور ماجوج' سے نمٹنے کیلئے 'چن' لیا ہے!...مذہبی جنونی جارج بش جانے کس اِنجیلی بلا سے نمٹنے کا ذکر کر رہا تھا اس کا پتہ لگانے کیلئے فرانس کی حکومت نے پروٹسٹنٹ فیڈریشن سے رابطہ کیا جنہوں نے لوزان یونیورسٹی میں عہد نامۂ عتیق قدیم (اولڈ ٹسٹامنٹ) کے پرفیسر تھامس رومر سے اس سلسلے میں تفصیلات مانگیں۔ اعلیٰ ترین حکومتی سطح سے اس قسم کی فرمائش نے پروفیسر کو بھی حیران کیا۔ بظاہر ناقابل یقین لگنے والی یہ بات لوزان یونیورسٹی کے ۲۰۰۷ء کے جریدے میں بھی مذکور ہے۔ اور ۲۰۰۹ء کے اوائل میں ژاک شیراک کے مختلف انٹرویوز پر مبنی فرانسیسی کتاب میں بھی اس کا تذکرہ ہے۔ قارئین کرام، اپنے زعم میں خدائی فوجدار جارج بش اس 'بصیرت افروز' انجیلی تفسیر کو روبہ عمل لانے میں اکیلے نہیں ہیں...یہی 'یاجوج ماجوج' ستر اور اسی کی دہائی میں بھی عیسائی جنونیوں کا موضوع تھے! فرق صرف یہ ہے کہ یاجوج اس زمانے میں ''روس'' ہوا کرتا تھا! (...کم از کم رونالڈ ریگن تو یہی باور کرتے دکھائی دیتے تھے!) یہ خبر گارڈین میں شائع ہوئی ہے اور ایک قاری نے کیا خوب تبصرہ

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. **حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل** پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

http://www.eeqaz.com مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں

کیا ہے: ''تو خدا نے مسٹر بش کو عراق پر حملہ کرنے کا حکم دیا! سوچ رہا ہوں خدا نے پھر بش کے اس کارنامے کو کامیابی سے کیوں نہ ہمکنار کیا (یا پھر وسیع پیمانے کی تباہی والے ہتھیار ہی برآمد ہو جاتے، جو کہ اس جنگ کی بنیادی وجہ بتائے گئے تھے)...شاید یہ بھی خدا کی طرف سے ایک اور 'امتحان' ہو..!!''

آزادئ نسواں اور 'برابری' کے حقوق؛ بنا قیمت بہر حال نہیں!!

مغرب کی خواتین نے گھر داری اور بچوں کی پرورش کو قید و بند کی صعوبتیں گردانتے ہوئے پچھلی صدی میں آزادئ نسواں کا نعرہ لگایا۔ جوش وخروش سے ہر رکاوٹ توڑی اور قریبا جائز و ناجائز ہر مطالبہ منوایا..مگر قدرت کی اس تقسیم کو روندنا بغیر نتائج کے نہیں تھا۔ اب حال یہ ہے کہ جو احترام اور مدد مشرقی اور خاص کر مسلمان عورتوں کو بغیر مانگے حاصل ہے مغربی عورت اس سے کب کی محروم ہو چکی۔ بھاری سامان اٹھانا ہو یا بس یا ٹرین میں بیٹھنے کی جگہ فراہم کرنا...مغربی عورت اب اس کا تصور نہیں کر سکتی کہ خود اس نے لڑ جھگڑ کر یہ ثابت کیا کہ وہ 'ہر چیز' میں مرد کے برابر ہے! اور اس قسم کی محرومی زندگی کے ہر پہلو سے سامنے آنے لگی....عورتوں کا مردوں کے برابر کما کر لانا جیسے ایک فرض عین بن گیا...اور اب ایسا ہونا معمول ہو گیا ہے کہ مرد گھر بیٹھ کر بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور عورتیں کما کر لاتی ہیں...کچھ عرصہ 'کامیاب' طریق زندگی کا احساس ہوتا ہے مگر مرد کی کوئی نہ کوئی سنگین کوتاہی گھر کے ٹوٹنے پر منتج ہوتی ہے۔ بات یہیں پر ختم ہو تو شائد کچھ ایسا بھی برا نہ ہو..مگر اب عدالتیں یہ فیصلہ بھی دینے لگی ہیں کہ کمانے والی عورت اپنے سابق شوہر کا خرچ اٹھائے اور بچوں کی تحویل سے محروم رہے!...یہ کہا جا رہا ہے کہ مرد بھی اب اس 'مظلومیت' سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں جسے مغربی عورت نے ایک طویل عرصے اپنے فائدے کیلئے استعمال کیا!!..!!...مغرب پرست مشرقی تحریکِ آزادئ نسواں والے نوٹ فرمالیں۔

بے لگام مغربی تہذیب اور لاچار عیسائیت!

مغربی تہذیب کی منہ زور 'آزادیٔ اظہار' عیسائیت کو بھی بے بس کئے ہوئے ہے! ایچ بی او پر حال ہی میں ایک طنز و مزاح کے پروگرام میں لیری ڈیوڈ نامی اداکار کو عیسیٰ علیہ السلام کی خیالی تصویر کی توہین کرتے ہوئے دکھایا گیا اور یوں پیش کیا گیا کہ جیسے اِس کے نتیجے میں تصویر پر ''آنسو'' کا تاثر پیدا ہوا جس پر

مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں http://www.eeqaz.com

مذہبی مزاج عیسائیوں کو اس ''معجزے'' پر ایمان لاتے ہوئے دکھایا گیا۔اس خاکے کا مقصد عیسائیت اور اُن کے معجزے کے تصور کا استہزاء اُڑانا تھا مگر مسلمان ہونے کے ناتے ہمارے لئے عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مبارکہ کے ساتھ کسی بھی درجے کی شاتمیت قابل معافی نہیں!...چلئے ہماری حمیت اور غیرت ایک طرف مگر مغرب کی بے لگام آزادیء اظہار کیسے راہ روایت سے عیسائیت بھی نالاں ہے۔مغربی تہذیب اور عیسائیت عرصہ دراز ہوا محاذ آراء ہیں جس میں عیسائیت نے ہمیشہ مات ہی کھائی ہے۔انسائیڈ کیتھولیک ڈاٹ کام کے مصنف ڈیل ہڈسن نے فوکس نیوز ڈاٹ کام کو بیان میں اس خاکے پر احتجاج کیا اور کہا کہ عیسائی اقدار کا ایسے کیوں مذاق اُڑایا جاتا ہے؟اگر اسلام یا یہودیت کا ایسے مذاق اُڑایا جائے تو زمین آسمان ایک ہو جائے!(... ..تو ہماری دینی غیرت کو وہ بھی مانتے ہیں!!)

رائے شماری: اکثریت معاشی نظام میں تبدیلی کی حامی

اسی کی دہائی کے اواخر میں روس کی شکست کے ساتھ ہی مغربی ممالک یقین ہو گیا کہ ان کا معاشی نظام ہی "حق " ہے۔اس پر مغربی دانشوروں نے بغلیں بجائیں اور ایک طرح اعلان کر دیا اب یہ نظام رہتی دنیا تک ہمیشہ قائم رہے گا۔اس پر تبصرے اور کتابیں لکھی گئی بلکہ ایک مصنف نے ایک کتاب بہ عنوان اختتام تاریخ(End of history) تک لکھ ڈالی۔اس کتاب میں مصنف نے یہ نظریہ پیش کیا کہ انسانیت مختلف مراحل سے گذرتی ہوئی نظاموں اور نظریات کی جنگ میں ایک ایسے مرحلے پر پہونچ چکی ہے کہ اب مزید کوئی ترقی ممکن ہی نہیں ہے۔یہ درحقیقت بہت بڑی جرات تھی۔اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اپنے بارے میں مغرب کس حد تک خود فریبی کا شکار ہے۔اگر مذاہب اور نظریات کی تاریخ کو دیکھا جائے تو کسی نبی نے بھی اس طرح کا کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔اب بیس سال بھی نہیں گزرے کہ ایک طرف مغرب کی سیاسی شکست کے آثار نمودار ہوئے تو دوسری طرف معاشی نظام کی کمزوریاں اور ٹوٹ پھوٹ ظاہر ہونے لگی۔ اب بات معاشی بحران کی نہیں بلکہ نظام کی ناکامی کی بات ہو رہی ہے۔فری مارکیٹ جو کہ مغربی سرمایہ داری کا بنیادی امتیاز تھا لوگ اس سے اختلاف کرنے لگے ہیں۔بی بی سی نیوز کے ایک حالیہ سروے کے مطابق کمیونزم کی نشانی دیوار برلن کے گرائے جانے کے بیس سال بعد لوگوں میں اس کی جگہ لینے والے نظام''Capitalism''یا فری مارکیٹ سے برگشتگی پیدا ہو رہی ہے۔بی بی سی ورلڈ سروس کے ۲۷ ممالک

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. **حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر**
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات وویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے

مطبوعات و سہ ماہی مطبوعات ایقاظ کے لئے وزٹ کریں http://www.eeqaz.com

میں کرائے گئے سروے کے مطابق صرف ۱۱ فیصد لوگ اس معاشی نظام سے مطمئن ہیں جبکہ اکثریت کی رائے میں اس نظام کی درستگی ضروری ہے۔ ۱۹۸۹ء میں دیوار برلن کے مسمار ہونے سے بظاہر کیپٹل ازم کو 'بے بہا' کامیابی نصیب ہوئی تھی مگر گزشتہ ایک سال آنے والے معاشی بحران نے اس نظام پر اعتماد کی چولیں ہلا ڈالیں ہیں!... ایک تہائی کی رائے میں یہ نظام خطرناک حد تک غلطیوں سے بھرپور ہے اور سروے کے مطابق ۲۷ میں سے ۲۲ ممالک (کے عوام) حکومتوں سے دولت کی منصفانہ تقسیم چاہتے ہیں۔

''اسلاموفوبیا'': ...کیا ہوا کا رُخ بدل رہا ہے؟

یہودیوں کا میڈیا میں غلبہ ہونے کے باوجود اور خصوصا مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا، یعنی ''اسلاموفوبیا''، پھیلانے کے باوجود حالات کا رخ بدل رہا ہے۔ اسلاموفوبیا دراصل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خوف اور تعصب پھیلانے کا نام ہے اور اسلام کے خلاف اسرائیل کا موثر ہتھیار رہا ہے۔ مگر جرمنی کی University of Bielefeld کے تحت یورپ کے ممالک میں کرائے گئے ایک حالیہ سروے کے مطابق حالات کچھ بدلتے نظر آرہے ہیں۔ مغرب میں سنجیدہ قسم کے لوگ یہودیوں کے نہ ختم ہونے والے مظالم کے اثرات کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور محسوس کررہے ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈا کیا جارہا ہے۔ یورپی عوام یہ کہتے پائے گئے کہ یہودی اپنی نسل کے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ رائے بھی پروان چڑھتی نظر آئی کہ اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں اور یہ رائے بھی کہ یہودی ہولوکاسٹ کے نام کو اپنے مفاد کیلئے استعمال کررہے ہیں۔ مسلمانوں کے بارے میں ڈر ان لوگوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جن کو مسلمانوں سے میل جول کے مواقع کم ملے ہیں۔ اور جن ممالک میں زیادہ تعداد میں مسلمان آباد ہیں وہاں کے لوگوں میں اسلاموفوبیا کم پایا جاتا ہے کیونکہ ان کو پروپیگنڈے سے دور رہتے ہوئے مسلمانوں سے مل بیٹھنے کا موقع ملتا ہے جو کہ جلد ہی گھل مل جانے کے عادی ہیں۔ جبکہ یہودیوں میں خود کو 'عوام' سے ممتاز سمجھ کر 'الگ تھلگ' رہنے کا رواج ہے! ایک تہائی عوام کا کہنا ہے کہ اسرائیل کی پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ لوگ یہودیوں سے نفرت کیوں کرتے ہیں!!

شجر سلف سے پیوستہ، فضائے عہد سے وابستہ.. حقیقتِ دین و عصر حاضر کے افکار و مسائل پر
آگہی بخش مجلّہ، مطبوعات و ویب سائٹ ایقاظ کے تحریری مشن میں معاون بنیے